آبروئے ما زنام مصطفیٰ است

اہل طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ نمبر 30

حضرت ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین حنفی القادری مدظلہ العالی کے دورۂ زیارات مقدسہ کی تحریری و تصویری جھلکیاں شمارہ ہٰذا میں ملاحظہ فرمائیں

خوشا مسجد و مدرسہ، خانقاہے — کہ در وے بود قیل و قالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



اہلِ طریقت کا ترجمان

مجلہ

آئینہ کرم

منگانی شریف جھنگ

شمارہ 30۔ رجب المرجب 1432ھ جون 2011ء

بیاد قطب الارشاد فرد الافراد

حضرت خواجہ پیر محمد کرم حسین حنفی القادری قدس اللہ سرہ العزیز

فہرست

رابطہ برائے خط و کتابت: قادریہ آرگنائزیشن دربار کرم طاہر آباد منگانی شریف چک نمبر 171 ڈاکخانہ 214 تحصیل و ضلع جھنگ



سفر کو وسیلۂ ظفر قرار دیا جاتا ہے لیکن وہ سفر جسکا مقصد صرف بزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری اور اہل اللہ کی زیارت ہو اُس سفرِ مقدس کے فیوضات و برکات کے کیا کہنے؟ اولیائے کرام کا ذکر باعثِ برکت اور اُنکی خدمت میں حاضری سراسر رحمت ہوتی ہے۔

یک زمانہ صُحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

خوش نصیب ہیں وہ جنکو ان اللہ والوں کی صُحبت نصیب ہوجائے۔ اُن کو اپنے مقدر پر فخر و ناز کرنا چاہیے کیونکہ یہ صُحبت ''تقرب الی اللہ'' کا ذریعہ ہوتی ہے اور ان اللہ والوں کے چہروں کی زیارت کرنے والوں پر جہنم کی آگ حرام کردی جاتی ہے۔ حضرت مولانا جلال الدین رُومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

ہر کہ بیند رُوئے پاکان صُبح و شام
آتشِ دوزخ بُود بر وے حرام

(جو شخص ان پاک لوگوں کے چہروں کی صُبح و شام زیارت کرتا ہے اُس پر دوزخ کی آگ حرام ہوجاتی ہے)۔

تصوف سارے کا سارا ادب ہے۔ اگر ادب نہیں تو مُرشد کے فیض سے بھی محروم رہے گا، جو مُرشد کے فیض سے محروم رہا وہ ربِ تعالیٰ کا لطف و کرم کس طرح حاصل کر سکے گا۔ زیاراتِ مقدسہ پر حاضری کا شوق تو بے شمار دلوں کی آرزو اور تڑپ ہوتی ہے لیکن تکمیل صرف اُنہی کے نصیب میں ہوتی ہے جو ہمہ وقت اُسکی جستجو میں لگے رہتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے خصوصی فضل و کرم اور اِسی جذبہ ذوقِ سفر کے صلہ میں دو مرتبہ خانہ کعبہ شریف کے اندر حاضری کا شرف عظیم حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ مُلک اور بیرونِ مُلک بلادِ اسلامیہ میں بے شمار اولیائے کاملین کے مقاماتِ مقدسہ پر حاضری کی سعادت حاصل ہو چکی ہے اور یہ بابرکت سفرِ محبت جاری و ساری ہے۔ پچھلے کچھ عرصہ میں ناظمِ مُجلہ آئینہ کرم، خلیفۂ مجاز تاجدارِ منگانی شریف، فنافی الشیخ محترمی جناب سید رفاقت علی شاہ کاظمی قادری مدظلہ العالی کی قیادت و سیادت میں اندرونِ مُلک کچھ زیاراتِ مقدسہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ خیر و برکت اور رحمتِ خداوندی کے حصول کے کیلئے ان مقاماتِ مقدسہ پر حاضری کا ذکر قارئین مُجلہ ''آئینہ کرم'' کی نذر ہے۔

زیارت گاہ و مسجد پاک وگھہ شریف

(وہ بابرکت مقام جہاں ۱۱۵۰ ہجری حاضرین کو حالتِ بیداری نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی)

شہر گجرات سے سرگودھا روڈ پر قصبہ منگوال غربی سے ایک سڑک ''ڈنگہ'' کی طرف جاتی ہے۔ جس سے چند کیلومیٹر کے فاصلے پر ''کیرانوالہ سیداں'' مشہور قصبہ ہے۔ اس قصبہ سے لنک روڈ ''جاموں بولا'' کی طرف جاتی ہے۔ اس روڈ کے تھوڑے فاصلہ پر ایک بورڈ نصب ہے، جس پر اس بابرکت مقام کی تاریخ و پس منظر تحریر ہے۔ تحریر کا عنوان درج ذیل ہے

''زیارت گاہ مسجد پاک وگھہ شریف''
بمقام کیرانوالہ سیداں، تحصیل وضلع گجرات
از ۱۱۵۰ ہجری بمطابق ۱۷۳۹ء آغاز موجودہ تعمیر نو ۱۹۸۸ء

معلومات کے مطابق اس علاقے میں حضرت محمد یحیٰی چنابی المعروف حضرت میاں نور محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے ایک بہت بڑے ولی اللہ ہو گزرے ہیں۔ آپ کے چہرۂ انور سے ہر وقت نُور کی شعاعیں نمودار ہوا کرتی تھیں۔ جسکی وجہ سے آپ ''نُورِ محمد'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ ۱۱۵۰ ہجری اس ولی کامل کی درخواست پر آپ کی خدمت میں موجود حاضرین کو حالتِ بیداری نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ اُس وقت سے اس مقام زیارت کو ''پاک وگھہ'' کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ (۴ کنال زمین ایک ''بیگھہ'' کے برابر ہوتی ہے، مقامی طور پر لوگ بیگھہ کو ''وگھہ'' کہہ کے پکارتے ہیں)۔

روایات کے مطابق اس بابرکت مقام پر ایک عبادت گاہ قائم تھی، اس کے ساتھ رفاہ عامہ کے لئے ایک کنواں اور اُس کے مشرقی سمت پانی کا ایک تالاب بھی موجود تھا جسے ''پاک چھپڑ'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ اس چھپڑ میں بیمار لوگ غسل کرتے تو اُنہیں شفا مل جاتی۔ اس مقدس و بابرکت مقام کا ہر دور میں ادب واحترام کیا جاتا رہا اور خصوصاً وہ جگہ جہاں کھجور کے درختوں کے جھنڈ تھے وہ مقامات نُور سے روشن نظر آتا لیکن مرورِ زمانہ اور بُزرگوں کے جانے سے رفتہ رفتہ یہ تمام آثار معدوم ہوتے چلے گئے۔ آبادی کے بڑھنے سے بہت سے ناواقف وانجان لوگ نادانستگی میں اس بابرکت مقام کی بے ادبی کے سبب مصائب کا شکار ہونے لگے۔ اپریل ۱۹۸۸ء میں اس بابرکت ومقدس مقام کی نئے سرے سے حد بندی کی گئی۔ کھجور کے جھنڈ والے مقام کو ایک چبوترے کی شکل میں محفوظ کرکے اردگرد باڑ لگادی گئی تاکہ کوئی اندر نہ جاسکے اور ساتھ ہی اس مقام پر ایک عظیم الشان مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی۔

حضرت محمد یحیٰی چنابی المعروف حضرت میاں نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک

راجکی شریف میں معروف اور لائقِ زیارت ہے۔آپ کی اولادِ امجاد سے اسوقت محترمی صاحبزادہ ڈاکٹر فرخ حفیظ صاحب موجود ہیں جو عالمی شہرت یافتہ آئی سرجن ہیں اور آستانہ عالیہ کدھر شریف پھالیہ (منڈی بہاؤالدین) کے سجادہ نشین ہیں۔ آپ اسوقت تک لاکھوں کی تعداد میں آنکھوں کے مریضوں کے آپریشن کر چکے ہیں اور یہ خدمتِ انسانیت وصدقہ جاریہ اب بھی جاری وساری ہے۔آستانہ عالیہ کدھر شریف میں مریضوں کے مُفت آپریشن اور دوائی کے علاوہ مریضوں میں لنگر بھی پیش کیا جاتا ہے۔

"پاک وگھہ" کے مقام پر کروڑوں روپے کی لاگت اور سنگِ مرمر سے جس عالی شان مسجد پاک کی تعمیر ہو رہی ہے بفضلہٖ تعالیٰ اُس کے جُملہ اخراجات صاحبزادہ ڈاکٹر فرح حفیظ صاحب ادا کر رہے ہیں۔جن کے بارے میں اُن کے بزرگوں نے بشارت دی تھی کہ ہماری نسل سے ایک دُرویش اور ولی اللہ کی پیدائش ہو گی۔آپ ہر جمعۃ المبارک مغرب کی نماز زیارت گاہ ومسجد پاک وگھہ شریف میں ادا کرنے کے بعد آنکھوں کے مریضوں کا مفت علاج کرتے ہیں اور پھر رات گئے مسجد پاک کی تعمیر کے جاری کاموں کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ یہ مسجد پاک وگھہ شریف حضور نبی اکرم ﷺ کی ہدایت پر تعمیر ہو رہی ہے۔جس طرح ہدایت ملتی ہے اُس کے مطابق مسجد شریف کا کام ہوتا رہتا ہے۔

زیارت گاہ ومسجد پاک وگہ شریف کی زیارت کے لئے تاجدارِ منگانی شریف کے محبوب خلیفہ جناب سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی قادری مدظلہ العالی کی قیادت میں ایک مختصر قافلہ کی صورت میں سُوئے گجرات روانہ ہوئے۔سب سے پہلے انڈسٹریل ایریا میں ایک عاشقِ درود محترمی جناب تنویر المصطفیٰ قادری اویسی صاحب کے قائم کردہ "درود خانے" پہنچے جہاں پر سرکارِ دوعالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں درود وسلام کی نورانی و بابرکت محافل سجائی جاتی ہیں، ہمہ وقت درود وسلام کی ترویج اور نشرواشاعت سے متعلق غوروفکر اور اُس پر عمل درآمد جاری رہتا ہے۔اس وقت تک جناب کی کئی کتابیں نہایت اعلیٰ انداز، خوبصورت رنگین ودلکش اوراق پر شائع ہو کر منصۂ شہود پر آچکی ہیں اور محبانِ درود وسلام سے ہدیہ تبریک وصول کر رہے ہیں۔۹ بجے کے قریب اس بابرکت مقام پر پہنچے، محترمی تنویر المصطفیٰ صاحب کو صدر دروازے پر منتظر پایا۔آپ نہایت محبت وعقیدت سے ملے۔خوش آمدید کہا اور پُر تکلف ناشتے سے تواضع کی۔جس کے بعد جناب کی لائبریری میں موجود کُتب پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔جناب تنویر المصطفیٰ صاحب نے درود وسلام کے حوالے سے جاری اور مستقبل کے کاموں سے آگاہ فرمایا، درود شریف کی کُتب کا تحفہ عنایت فرمایا، قبلہ شاہ صاحب نے دُعا کروائی اور اجازت لیتے ہوئے کیرانوالہ سیداں روانہ ہوئے۔

زیارت گاہ ومسجد پاک وگہ شریف کے مرکزی دروازے سے اندر داخل ہوئے تو بائیں جانب صاحبزادہ ڈاکٹر فرخ حفیظ کا کلینک نظر آیا جہاں پر آپ آنکھوں کے مریضوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔کلینک سے تھوڑا سا آگے بڑھے وہاں کھڑے ایک شخص سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہیں جس پر وہ ہمارے ساتھ راہنمائی کے لئے چل پڑا اور ایسا محسوس ہوا کہ وہ ہمارے ہی انتظار میں کھڑا تھا۔اس شخص نے مسجد شریف کی ابتداء سے اب تک جاری کام کی تفصیل بتائی۔دورانِ گفتگو اُس شخص نے بتایا کہ مسجد شریف کی صرف بنیادوں کی تعمیر میں چار سال صرف ہوئے۔مسجد کی تعمیر میں سیمنٹ کی بجائے مغلیہ دور میں استعمال ہونے والے جیسا مسالہ استعمال کیا جاتا ہے۔اس مسالہ کی عمر ایک ہزار سال بتائی جاتی ہے۔سمت قبلہ کے تعین کے لئے سروے آف پاکستان نے خصوصی اہتمام کیا۔مسجد پاک کی تعمیرات کے ہر مرحلہ پر ویڈیو فلم تیار کی جاتی ہے۔مسجد کا ڈیزائن موتی مسجد لال قلعہ دہلی جیسا ہے اور مکمل ہونے کے بعد اس مسجد پاک کا شمار دنیا کی عظیم مساجد میں ہو گا۔ہمارے اس راہنما نے پوری مسجد کی زیارت کروائی اور بتایا کہ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اس مقام کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

مسجد شریف کی زیارت کے بعد ہمارے راہنما ہمیں اُس بابرکت کھجور کے درختوں کے جُھنڈ والے مقام پر لے گئے جو چبوترے کی شکل میں باڑ کے اندر محفوظ ہے۔باڑ کے باہر والی طرف جائے نمازیں بچھی رہتی ہیں جہاں لوگ نوافل وغیرہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ہم نے نوافل ادا کیے۔اس بابرکت مقام کے وسیلہ سے دُعا کی۔پھر اپنے میزبان راہنما کے ہمراہ ایک مقام پر کچھ دیر کے لئے بیٹھے جہاں ہمیں ایک رجسٹر پیش کیا گیا کہ اس میں اپنے تاثرات درج کریں، کچھ دعائیہ کلمات درج کیے۔اس بندۂ ناچیز نے اپنی کچھ کتابیں صاحبزادہ ڈاکٹر فرخ حفیظ صاحب کے لئے راہنما کے حوالے کیں اور اُس کا شکریہ ادا کیا جس نے اپنا قیمتی وقت ہمیں دیا اور اتنی وافر معلومات فراہم کیں اور دُعا کے بعد گاڑی میں سوار ہو کر اپنی اگلی منزل روانہ ہوئے۔

دربارِ چشتیہ قادریہ حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ

دین گاہ شریف (ڈنگہ) کھاریاں، گجرات

مدینہ طیبہ طاہرہ میں قیام کے دوران ایک حُسینی قادری شہزادے فضیلۃ الشیخ جناب سیدی محمد علوی بافقیہ مدظلہ العالی نے کئی بار اس ناچیز کو یہ ارشاد فرمایا کہ ہمارے جدِ امجد سیدنا علی العریضی رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک سے انوار وتجلیات کی ایسی کرنیں نمودار ہوا کرتی تھیں جنکا بیان مُشکل ہے اور زمانہ قریب تک وہ اس مزارِ پُر انوار کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہے۔حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا شجرۂ نسب اسی عظیم حُسینی شخصیت سے ہوتا ہوا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی وساطت سے سید الشہداء حضرت سیدنا امام حُسین سے جا ملتا ہے۔

حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ کی ولادت باسعادت بروز سوموار شریف ۱۵ جون ۱۹۳۹ء کیرانوالہ سیداں (گجرات) میں ہوئی۔ابتدائی دینی وسکول کی تعلیم گورنمنٹ پرائمری سکول کیرانوالہ سیداں سے حاصل کی۔لیکن آپ کا زیادہ وقت یادِ الٰہی اور

غور وفکر میں مُحو ہوتا۔ظاہری علوم کی تکمیل کے بعد سلوک کی منازل حضرت پیر مولوی حفیظ اللہ سرکار (آستانہ عالیہ بڑیلہ شریف، گجرات) اور حضرت پیر سید شیخ احمد گیلانی المعروف پیر پٹھان (آستانہ عالیہ سوہاوہ جہلانی، منڈی بہاؤالدین) کی خدمت میں طے کیں۔اول الذکر شخصیت سے سلسلہ چشتیہ میں خلافت اور آخرالذکر شخصیت سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں خلافت سے نوازا گیا۔۱۹۶۹ء میں اپنے مُرشدِ کریم کے حکم پر رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُنہی کی دُعاؤں اور بشارتوں سے آپ کو ۶ صاحبزادوں اور ایک صاحبزادی سے نوازا۔

گنجِ عرفان سرکار پاک حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مُرشدِ گرامی حضور پیر پٹھان کے حکم مبارک پر ۱۹۷۱ء میں کیرانوالہ سیداں کو الوداع کہتے ہوئے ہجرت فرمائی اور بھلیسر انوالہ میں مستقل سکونت اختیار فرما کر خلقِ خدا کے لئے رُشد وہدایت کا فیض جاری فرمایا۔سال ۱۹۷۸ء سے اپنے پیرِ روشن ضمیر کے فرمان پر سالانہ عُرس مبارک کے اجراء کا اعلان فرمایا اور پہلا عُرس ۱۸ جون ۱۹۷۸ء کو انعقاد پذیر ہوا۔اسی طرح ہر چاند کی پہلی جمعرات کو حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف کا اہتمام ہوتا رہا اور ہو رہا ہے۔

حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے سال ۱۹۹۹ء کی سالانہ عُرس مبارک کی تقریب میں اپنے پانچویں صاحبزادے جناب سید امیر حسن شاہ مدظلہ العالی کو اپنا خلیفۂ مجاز و جانشین مقرر فرمایا جن کے متعلق آپ کے مرشد مبارک نے آپ کو کئی اشارات فرمائے تھے۔

قارئین کرام! موت سے کسی کو مفر نہیں۔ہر ذی روح نے اس کا ذائقہ چکھنا ہے،موت تو عاشقوں کے لئے پُل کا کام کرتی ہے اور اصحابِ راز اسے تحفہ قرار دیتے ہیں۔حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیرِ حق کے حکم پر اُنہی کی معیت میں ۱۸ جون ۱۹۷۸ء سے جس سالانہ عُرس مقدس کی ابتداء فرمائی تھی۔۶۳ برس کی مُبارک عُمر میں عین اُسی تاریخ ۱۸ جون ۲۰۰۲ء اس عارضی گھر سے اپنے ابدی وحقیقی گھر کی طرف روانہ ہوگئے۔

تریٹھ ورہے عُمر سرکار دی جدوں چھوڑی دُنیا فانی
وچ دین گاہ شریف پردہ پایا سید پیر حقانی
منگل وار اٹھارہ جُون دو ہزار دو عیسوی سن دا
گنج عرفان نے جد ارشد قدم لگایا گور مکانی

حضرت پیر سید محمد اکرم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے سید امیر حسن شاہ مدظلہ العالی نے ایک سال تک سجادہ نشینی اور خدمت گزاری کے فرائض سرانجام دینے کے بعد ۱۸ جون ۲۰۰۳ء اپنے برادر اصغر جناب سید علی حسن شاہ صاحب کو خود بیعت فرمانے کے بعد خلافت سے نوازا اور اب آپ ہی اپنے والدِ گرامی کی خانقاہ مبارکہ میں سجادہ نشینی اور خدمت گزاری کے فرائض سرانجام دینے میں مصروف ہیں۔خانقاہ شریف کی طرف سے اب تک دو کتابیں "گلشن اشرف" اور "گنجِ عرفان" منصۂ شہود پر آچکی ہیں اور قابلِ مطالعہ ہیں۔

سرکار دو عالم ﷺ کے حکم مبارک پر کیرانوالہ سیداں میں جس عظیم الشان و بابرکت مسجد کی تعمیر ہو رہی ہے۔اُس کی زیارت کے بعد دربار چشتیہ قادریہ سید محمد اکرم شاہ روانہ ہوئے۔دورانِ سفر قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب کو دو تین مرتبہ سید امیر حسن شاہ صاحب کا فون آیا۔جو خانقاہ مبارک میں انتظار کر رہے تھے۔یہ خانقاہ مبارک تحصیل کھاریاں میں ڈنگہ ریلوے اسٹیشن کے آخری غربی سگنل کے قریب واقع ہے۔تقریباً 11/2 گھنٹہ کے سفر کے بعد ہم خانقاہ پہنچے جہاں پر سجادہ نشین جناب سید علی حسن صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا،فاتحہ کے لئے مزار مبارک کی طرف روانہ ہوئے۔سید رفاقت علی شاہ صاحب نے دُعا کروائی اور باہر آ کر مہمان خانہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں پر سجادہ نشین اور جناب سید امیر حسن شاہ صاحب اپنے احباب کے ہمراہ پہلے سے موجود تھے۔سید امیر حسن شاہ صاحب نے اپنے احباب کا تعارف کروایا اور مشروبات سے تواضع کی گئی۔پھر پُر تکلف لنگر شریف پیش کیا گیا جسے تمام حاضرین نے جی بھر کر تناول فرمایا۔کھانے کے اختتام پر چائے اور پھر جناب سید امیر حسن شاہ صاحب نے خانقاہ سے شائع کتابوں کا ایک سیٹ قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب کو پیش کیا اور ایک سیٹ اپنے دستخطوں سے اس بندہ ناچیز کو نذر کیا۔طویل رُوحانی گفتگو کے بعد سید رفاقت علی شاہ صاحب نے سجادہ نشین صاحب سے دُعا کی درخواست کی لیکن وہ نہ مانے اور بالآخر یہ فریضہ قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب نے سرانجام دیا۔صاحب مزار کا شکریہ ادا کیا اور پھر ان حسینی سادات کرام کا شکریہ ادا کیا،ان کی محبت اور شفقت کہ وہ خانقاہ شریف کے صدر دروازے تک تشریف لائے اور ہمیں الوداع فرمایا۔دُعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اس خانقاہ مقدس کے رُوحانی فیوضات و برکات کو جاری وساری فرمائے اور ان تمام صاحبزادگان والاشان کو آپس میں اتحاد واتفاق کی دولت سے مالا مال فرمائے۔آمین

دربار چشتیہ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ
(مکھڈ شریف، ضلع اٹک)

حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل اور اعاظم خلفاء میں ہوتا ہے۔حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ منطق اور فلسفہ میں اسقدر دسترس اور شہرت رکھتے تھے کہ اس دور کے نامور جید علماء آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایسے دقیق مسائل حل کروایا کرتے تھے۔آپ کے درس میں اطراف عالم سے طلباء حاضر ہو کر فیض حاصل کرتے تھے۔آپ کے درس کا اسقدر چرچا تھا کہ جب آپ ایک ولی کامل کی تلاش میں تونسہ شریف پہنچے تو حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت مجلسِ عام میں تشریف فرما تھے۔حضرت پیر پٹھان نے سوال کیا کہ کہاں سے آئے ہیں تو حضرت مولانا نے عرض کیا کہ کالا باغ سے متصل ایک گاؤں جو دریا کے کنارے واقع ہے اُس کا نام مکھڈ ہے وہاں سے آیا ہوں۔حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس جگہ تو کوئی مولوی رہتا ہے جس کے علم کی بڑی شہرت ہے۔حضرت مولانا صاحب نے عرض کی حضرت! مولوی مجھے

ہی کہتے ہیں۔ یہ سُن کر حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور مولانا کے ساتھ بغل گیر ہوئے اور جس طرف مولانا صاحب بیٹھے ہوئے تھے اُسی طرف متوجہ ہو کر تشریف فرما ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد بڑی عزت و تکریم کے ساتھ آپ کو رہائش کے لئے الگ حجرہ مرحمت فرمایا۔ حضرت مولانا نے کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کی استدعا کی۔ آپ نے فرمایا کہ مولانا صاحب آپ ہر لحاظ سے افضل و اکمل ہیں اور آپ کا علم و فضل زمانہ میں مشہور ہے۔ آپ کو اس فقیر سے بیعت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ حضرت مولانا نے جواباً عرض کیا کہ میں نے علم اس لئے تو نہیں پڑھا کہ محرومی کا باعث ہو اور میں اس نعمت سرمدی سے بے بہرہ رہوں۔ مجھ پر نظرِ کرم فرمائیں اور اس غلامی کی عزت سے محروم نہ رکھیں۔ آپ نے ارادت کا ہاتھ پھیلا کر مُرشد کامل کو ہاتھ دیا اور شرفِ بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے اُسی وقت آپ کو خرقہ خلافت و اجازت سے سرفراز فرما کر حکم فرمایا کہ واپس جا کر خلقِ خدا کی راہنمائی کا عظیم فریضہ سرانجام دو۔

حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے عمر میں ۲۰ سال بڑھے تھے۔ تعلقِ بیعت کے بعد جب تک زندہ رہے آخری عمر تک حضرت پیر کامل کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے۔ ایک مرتبہ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا کے بارے میں فرمایا کہ "مولوی بوڑھا ہو گیا ہے لیکن اس کا عشق جوان ہے جو اسے ہر سال میرے دروازے پر لے آتا ہے"

حضرت مولانا ساری عُمر غیر متاہل (غیر شادی شدہ) رہے۔ ایک دفعہ آپ کے برادرِ بزرگ حضرت مولوی عبدالرسول صاحب نے آپ کو تحریر فرمایا کہ آپ شادی کر لیں تاکہ آپ کی اولاد سے آپ کی جگہ آباد ہو جائے۔ جواباً حضرت مولانا نے تحریر فرمایا کہ اب مجھے شادی کی ضرورت نہیں لیکن اولاد کے بغیر ہی انشاء اللہ میری یہ جگہ آباد رہے گی۔

حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۹ رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ہوا۔ وصال سے چند دن بعد مزار کے گرد ایک حویلی بنائی گئی اور مزار کو چُونے سے پختہ کیا گیا۔ بعد میں حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان پہنچا کہ مولوی صاحب جس شان وقدر کے بزرگ تھے اُس کے مطابق اُن کا روضہ بنایا جائے۔ آپ کا مزار مبارک نہایت خوبصورت انداز میں بنا ہوا ہے۔ اندرونی دیواروں پر شیشے کا انتہا کا خوبصورت کام ہوا۔ جابجا فارسی اشعار تحریر ہیں۔ صدر دروازے پر درج ذیل شعر لکھا ہوا ہے

زنور سلیمان محمد علی
شدہ مہر تابان محمد علی

الحمد للہ اس بندہ ناچیز کو اس بارگاہِ اقدس میں دو بار حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ سجادہ نشین صاحب کے صاحبزادہ ساجد نظامی صاحب کے بارہا اصرار پر تیسری بار جناب سید رفاقت علی شاہ صاحب کی قیادت میں حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مُبارک ایک پُر کیف مزار مبارک ہے۔ اندر داخل ہوں تو ایک عجیب رُوحانی کیف اور سکون و سرور حاصل ہوتا ہے۔ صاحبزادہ ساجد نظامی صاحب نے مزار مبارک کی تاریخی تعمیر سے آگاہ کیا۔ فاتحہ شریف اور دُعا کے بعد صاحبزادہ صاحب اپنے ہمراہ مہمان خانہ کی طرف لے گئے اور لنگر شریف سے تواضع کی۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے قریب واقع آپ کے عظیم و تاریخی کُتب خانے کی زیارت کو نکلے۔ حضرت مولانا محمد علی مکھڈی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانے کا شمار ایشیاء کے قدیم ترین کُتب خانوں میں ہوتا ہے۔ مختلف علوم پر مشتمل ہزار ہا کتابیں موجود ہیں۔ بے شمار قلمی مخطوطات موجود ہیں۔ ان میں قرآن پاک کے کئی نسخے موجود ہیں۔ صاحبزادہ ساجد نظامی صاحب نے تفصیل سے لائبریری کی تاریخ بیان کی اور کئی اہم قلمی نسخہ جات کی زیارت بھی کروائی۔ جس کے بعد قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب سے مہمانوں کی کتاب میں اپنے تاثرات درج کرنے کی درخواست کی گئی۔ جس کے بعد لائبریری سے باہر آئے اور صاحبزادہ صاحب نے جاری تعمیرات کے بارے میں بتایا۔ اس کے بعد سجادہ نشین صاحب سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور دُعا کے بعد اجازت حاصل کر کے واپسی کا سفر شروع کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان عظیم بزرگوں کے فیوضات سے ہمیں بھی مستفیض فرمائے۔ آمین

دربارِ عالیہ چشتیہ میرا شریف
(پنڈی گھیب، اٹک)

عام سا ایک میرا ایک ولی کامل کی آمد سے میرا شریف کے نام سے جانا پہچانا جانے لگا۔ یہ ولی کامل عارف باللہ حضرت خواجہ احمد میروی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنکی ولادت با سعادت ۱۲۵۰ ہجری (تقریباً) بلوچستان میں ہوئی۔ ابھی آپ دودھ پیتے بچے تھے کہ والدہ ماجدہ داغِ مفارقت دے گئیں۔ سنِ بلوغت سے قبل ہی والدِ ماجد کے سایہ سے بھی محروم ہو گئے اور آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کے ماموں علی خان کے سُپرد ہوئی۔

حضرت خواجہ احمد میروی کے ماموں کی بیعت حضرت شاہ سلیمان تونسوی سے تھی۔ ایک مرتبہ آپ اپنے ماموں کے ہمراہ تونسہ شریف حاضر ہوئے اور حضرت پیر پٹھان کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا۔ حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی شفقت اور محبت فرمائی۔ حضرت پیر پٹھان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت نے آپ کو اس قدر متاثر اور مسحور کیا کہ آپ نے انکی غلامی اختیار کرتے ہوئے شرفِ بیعت کی سعادت حاصل کی۔ روایات کے مطابق اس وقت حضرت خواجہ احمد میروی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک تقریباً ۱۵ برس تھی۔

حضرت خواجہ احمد میروی رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کے کچھ عرصہ بعد حضرت شاہ

سلیمان تونسوی ؒ کا وصال ہو گیا۔ آپ تونسہ شریف مقیم ہو کر تحصیل علم میں معروف ہوئے اور ساتھ ساتھ مشائخ تونسہ شریف سے روحانی فیض بھی حاصل کرتے۔ اس کے بعد حضرت خواجہ محمد فاضل شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے بھی راہِ سلوک کی منازل طے کیں اور کچھ عرصہ بعد مکھڈ شریف میں حضرت مولانا محمد علی مکھڈی کے عُرس مبارک پر حضرت محمد فاضل شاہ صاحب نے آپ کو اجازت وخلافت عطا فرمائی۔

حضرت خواجہ احمد میروی ؒ تعلیم وسلوک کی منازل سے فراغت کے بعد دورانِ سیاحت میرا شریف کے موجودہ مقام پر تشریف لائے تو یہ مقام بہت پسند آیا جس پر آپ نے یہاں مستقل رہائش اختیار کرتے ہوئے رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔ طلباء، غرباء اور مساکین کے لئے لنگرِ عام جاری کیا بحمد للہ جو آج تک جاری وساری ہے۔

حضرت خواجہ احمد میروی ؒ خود بھی ساداتِ کرام کا بہت زیادہ ادب و احترام کرتے اور حاضرین کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ آپ فرمایا کرتے کہ سادات کے اعمال کو نہ دیکھا جائے بلکہ ان کی نسبت کی طرف توجہ رکھنی چاہیے۔ آپ کی مہر پر درج ذیل شعر تحریر تھا:

حُبِ حق حُبِ محبوبانِ حق
در دلِ احمدؔ بود ہر دم سبق

حضرت خواجہ احمد میروی ؒ طویل عرصہ تک ایک عالم کو اپنے فیوضات سے مستفیض فرمانے کے بعد بعمر ۸۰ سال، ۵ محرم ۱۳۳۰ ہجری بمطابق 1911ء وصال فرمایا اور میرا شریف آپ کا مدفن بنا۔

حضرت خواجہ احمد میروی ؒ نے تمام عمر شادی نہیں فرمائی۔ اس لئے آپ نے وصال سے قبل حضرت خواجہ احمد خان کو ایک وصیت نامے کے ذریعے اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا۔ حضرت خواجہ احمد خان کو اپنے مرشدِ کریم سے کمال کا عشق و محبت تھا۔ سفر وحضر میں آپ کے ہمراہ رہتے اور ہر حال میں رضائے مرشد کو سب سے افضل جانا۔ حضرت خواجہ احمد میروی ؒ کے وصال کے بعد آپ کا سلسلہ حضرت خواجہ احمد خان سے چلا اور آپ حضور ثانی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کے دورِ مبارک میں خانقاہ شریف نے ترقی کی منازل طے کیں۔ حضرت اعلیٰ کے خوبصورت روضہ شریف کے علاوہ زائرین کی سہولت کے لئے کئی تعمیرات کروائیں۔ حضرت خواجہ احمد میروی کے وصال کے بعد تقریباً ۲۰ سال تک خدمت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور مرضِ وصال میں بروز جمعرات مؤرخہ ۳ محرم الحرام ۱۳۵۰ ہجری اپنے برادر زادے حضرت مولوی فقیر محمد عبداللہ کو ایک وصیت نامہ کے ذریعے اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور مؤرخہ ۲۱ صفر ۱۳۵۰ ہجری بعد از نمازِ مغرب اپنی منزل بقا کی طرف روانہ ہوئے اور آخری آرام گاہ حضرت اعلیٰ کے پہلو میں بنی۔

حضرت خواجہ احمد خان کے وصال کے بعد آپ کا سلسلہ آپ کے برادر زادے حضرت خواجہ فقیر محمد عبداللہ سے چلا۔ آپ کے دور میں دربار عالیہ میرا شریف نے خوب ترقی کی۔ آپ نے اپنی ساری صلاحیتیں دربار میرا شریف کی تعمیرات اور اُس کے مریدین و متعلقین کو راحت وسکون فراہم کرنے میں صرف فرمائیں۔ توکل واستغناء میں آپ اپنے اسلاف کی یادگار تھے۔ حضرت فقیر عبداللہ نے بھی اپنے بزرگوں کی طرح اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی ایک وصیت نامہ کے ذریعے بروز جمعرات مورخہ ۳۰ شوال ۱۳۹۲ ہجری اپنے صاحبزادے جناب مقبول احمد صاحب کو اپنا خلیفہ مقرر فرماتے ہوئے دربار شریف کے جملہ امور اُن کے سپرد فرما دیئے اور خود مورخہ ۲ صفر ۱۳۹۵ ہجری اس دارِ فانی کو الوداع فرمایا اور حضرت ثانی کے پہلو میں آرام گاہ بنی۔

سجادہ نشین جناب حضرت مقبول احمد صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادے فاروق احمد میروی صاحب کی دعوت پر قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب کی قیادت میں صاحبزادہ صاحب کے یونیورسٹی فیلو جناب سید امیر حسن شاہ صاحب کے ہمراہ دربار میرا شریف کی زیارت اور عُرس مبارک کی تقریب میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر صاحبزادہ فاروق صاحب فون پر رابطے میں رہے۔ میرا شریف پہنچنے پر دربار شریف کے مہمان خانے میں چائے سے تواضع کی گئی۔ پھر دربار شریف پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ فاتحہ شریف پڑھنے کے بعد باہر آئے تو محفلِ سماع شروع تھی اور قوال حضرت مولانا عبدالرحمن جامی ؒ کا کلام سازوں پر الاپ رہے تھے۔ سجادہ نشین صاحب کی دست بوسی کے بعد عرس کی محفل میں شریک رہے، اختتامی دعا ہوئی۔ صاحبزادہ فاروق صاحب نے خصوصی شفقت اور مہربانی فرماتے ہوئے قبلہ شاہ صاحب کے لئے تبرکاتِ مقدسہ کی زیارت کا انتظام کروایا۔ تبرکاتِ مبارکہ سٹیل کی محفوظ الماریوں میں شیشوں میں نہایت قرینے اور ترتیب سے محفوظ ہیں۔ پیچھے خوبصورت لائٹیں نصب ہیں۔ ان تبرکاتِ مبارکہ میں چند کا ذکر مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کا موئے مبارک
۲۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کا نقشِ پا مبارک
۳۔ خاتونِ جنت سلام اللہ علیہا کا کُرتہ مبارک
۴۔ حضرت علی ؑ کا موئے مبارک
۵۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کے زیرِ تلاوت رہنے والا قلمی قرآن پاک
۶۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی دستار مبارک
۷۔ حضرت خواجہ احمد میروی ؒ اور بعد کے جملہ سجادہ نشین حضرات کے زیرِ استعمال رہنے والی اشیاء ایک الگ خوبصورت الماری میں نہایت احسن انداز میں محفوظ ہیں۔

تبرکاتِ مقدسہ کی زیارت کے بعد درگاہ شریف کی لائبریری میں کتابیں دیکھیں۔ جس کے بعد پُر تکلف لنگر شریف سے تواضع کی گئی۔ سجادہ نشین صاحب

سے الوداعی ملاقات اور صاحبزادہ فاروق میروی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس روانہ ہوئے۔

دربارِ عالیہ قادریہ سید بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاجدار سدرہ شریف

آپ کا اسم مبارک سید محمد عبداللہ الجیلانی المعروف سید بادشاہ اور آپ کی ولادت باسعادت بروز ہفتہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ بمقام یکہ توت پشاور شہر حضرت سید عفیف الدین حسین الجیلانی کے گھر ہوئی۔ آپ کا شجرۂ نسب و طریقت ۱۹ واسطوں سے اپنے جدِ امجد سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ ابتدائی دینی تعلیم اور روحانی منازل کی تکمیل اپنے والدِ گرامی سے کی اور خرقۂ خلافت حاصل ہونے کے بعد اُنہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دین کی تبلیغ کیلئے دُور دراز علاقوں کا سفر فرماتے اور اپنے مُریدین کی روحانی تربیت فرماتے۔

آپ مجسمۂ حُسن و جمال تھے۔ آپ کے چہرۂ انور کی زیارت سے ہی لوگ تائب ہو کر صراطِ مستقیم اپنا لیتے۔ شرم و حیا کا یہ عالم تھا کہ عُمر بھر کسی غیر محرم کو نہیں دیکھا۔ سخاوت و فیاضی ورثے میں ملی تھی۔ غرباء کی دلجوئی کے ساتھ اُن کی مالی امداد بھی فرماتے۔ آپ کے اخلاقِ عالیہ اور صفاتِ حمیدہ کی وجہ سے ہر شخص آپ سے محبت کرتا تھا۔

15 اپریل 1971ء اس دارِ فانی کو الوداع کہا اور آپ کو پشاور میں اپنے والدِ ماجد کے احاطۂ دربار میں دفن کیا گیا۔ 41/2 سال کا عرصہ گزرنے کے بعد آپ کے جسدِ اطہر کی منتقلی کیلئے 10 جولائی 1976ء آپ کی قبر کشائی کی گئی اور آپ کے تابوتِ مبارک کو نکال کر جب باہر زیارت کے لئے رکھا تو دیکھنے والی ہر آنکھ محوِ حیرت میں ڈوب گئی کیونکہ نہ صرف تابوت صحیح و سالم تھا بلکہ آپ کا کفن مبارک اور اُس پر رکھے گئے پھول بھی تر و تازہ تھے۔ زیارت کے بعد آپ کے جسدِ اطہر کو پشاور سے سدرہ شریف لایا گیا اور دُرود و سلام کی گونج میں آپ کو اس مقام پر دفن کیا گیا۔

دربارِ عالیہ قادریہ گیلانیہ سدرہ شریف کے سجادہ نشین غوث الثقلین پیرِ طریقت حضرت السید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی ہیں۔ جو فیضانِ غوثِ اعظم کو تقسیم فرما رہے ہیں۔ حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اولیائے کاملین کی یہی نشانی بتائی گئی ہے "اذا راوا ذکر اللّٰہ" کہ جب اُن کے چہرہ مبارک کی زیارت کی جائے تو رب تعالیٰ کی یاد آ جائے۔

خدا کی قسم وہ ولی ہے خدا ہے
جسے دیکھنے سے خدا یاد آ جائے

حضرت پیر السید انور الگیلانی مدظلہ العالی کی زیارت کرنے سے بے ساختہ زبان سے نکلتا ہے اللہ اللہ اللہ۔

اس بندہ ناچیز کی خوش قسمتی کہ جناب نے اس بندۂ حقیر پُر تقصیر کو اپنی نگاہ میں رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے تو "میں شاد ہوں کہ ہوں تو کسی کی نگاہ میں"۔ کسی سے نسبت اور کسی کی نگاہ میں ہونا بہت بڑی بات ہے۔ اس ناچیز کی زبان پر اپنے مُرشد کریم مد ظلہ العالی کے ذکر کے بعد حضرت پیر سید محمد انور گیلانی کا ذکر ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ سید رفاقت علی شاہ صاحب نے تواتر سے دربارِ عالیہ سدرہ شریف اور اُس کے سجادہ نشین صاحب کا ذکر بندہ کی زبان سے سُنا تو اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ دربار سدرہ شریف پر حاضری کا پروگرام بنایا جائے۔

اس بندۂ ناچیز نے دربارِ گیلانیہ سدرہ شریف پر حاضری کا پروگرام ترتیب دیا اور جناب قبلہ سید رفاقت علی شاہ مشہدی کاظمی قادری مدظلہ العالی کی قیادت میں ایک روزہ سفرِ زیاراتِ مقدسہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی سے بذریعہ موٹر وے بلکسر انٹرچینج سے اُترے، تلہ گنگ سے ہوتے ہوئے میانوالی، چشمہ، ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے۔ وہاں سے بنوں روڈ اور پھر ایک لنک روڈ سے دربارِ عالیہ گیلانیہ سدرہ شریف پہنچے۔ سب سے پہلے حضرت پیر سید محمد عبداللہ الجیلانی المعروف سید بادشاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ فاتحہ شریف کا نذرانہ پیش کیا۔ قبلہ شاہ صاحب نے دُعا کروائی۔ پھر حضرت پیر سید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کے والدین ماجدین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضری دی۔ دربارِ عالیہ کی مسجد اور پھر زیرِ تعمیر جاری منصوبات سے قبلہ شاہ صاحب کو آگاہ کیا۔ خُدام حضرت صاحب کے مہمان خانے لے گئے۔ کچھ ہی دیر میں حضرت قبلہ پیر سید محمد انور گیلانی صاحب مہمان خانے تشریف لائے۔ دست بوسی اور قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ جناب نے ہم سب کو خوش آمدید کہا اور قبلہ شاہ صاحب سے خصوصی محبت کا، شفقت کا اظہار فرمایا۔ قبلہ پیر صاحب کی موجودگی میں چائے سے تواضع ہوئی۔ پیر صاحب قبلہ، سید رفاقت علی شاہ صاحب کی طرف متوجہ ہے۔ آپ کے سلسلہ سے متعلق کچھ سوالات کیے۔ پھر تصوف اور پاکستان میں سلسلہ قادریہ اور قادری خانقاہوں سے متعلق تفصیلی گفتگو فرماتے رہے۔ قبلہ پیر صاحب کے انتظار میں باہر سینکڑوں لوگ زیارت و ملاقات کے لئے جمع تھے۔ جس پر جناب نے انتہائی عجز و انکساری کا اظہار فرماتے ہوئے جناب سید رفاقت علی شاہ صاحب سے فرمایا کہ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو باہر ان منتظر لوگوں سے ملاقات کرا آؤں۔ آپ اندر ہی تشریف رکھیں۔ جس پر قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم بھی آپ کے ساتھ چلتے ہیں اور آپ کی صُحبت سے مستفیض ہوتے ہیں۔ باہر ایک جمِ غفیر حضرت صاحب کے انتظار میں تھا۔ آپ نے خصوصی طور پر قبلہ شاہ صاحب کے لئے کُرسی منگوائی اور اپنے پہلو میں بٹھایا اور حاضرین سے فرمایا کہ اس سید زادے کی بھی زیارت کرو۔ قبلہ پیر صاحب سدرہ شریف خود بھی سادات کرام کی بہت زیادہ عزت و تکریم فرماتے ہیں اور ہمیشہ اپنے مواعظ و خطابات میں بھی سادات کرام کا ادب و احترام کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ حضرت صاحب کی بارگاہ میں حاضرین اپنی اپنی گزارشات پیش کرتے، آپ اُن کے حال کے مطابق جوابات دیتے اور ساتھ ساتھ اپنی دُعاؤں سے بھی نوازتے۔ اسی دوران آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا کہ آپ اندر جائیں اور لنگر شریف تناول فرمائیں۔ میں بھی آتا ہوں۔ پُر تکلف لنگر سے تواضع کی گئی۔ کچھ ہی دیر میں آپ اندر تشریف لے آئے اور ہمیں اپنی خدمت میں حاضری کا شرف نصیب فرمایا۔ اذانِ ظہر ہوئی اور مسجد میں جا کر آپ کی

اقتداء میں نمازِ ظہر ادا کی۔ نماز کے بعد کثیر تعداد میں حاضرین وزائرین اور آپ مزار مبارک پر تشریف لائے۔ مزار شریف کو خصوصی طور پر کھلوا کر ایک چادر منگوائی جو قبلہ سید رفاقت علی شاہ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی اور آپ کی معیت میں ہم حضرت صاحب کے مہمان خانے پہنچے۔ ہم نے جناب کی محبت و شفقت اور اتنا زیادہ وقت ہمارے ساتھ گزارنے پر آپ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے حضرت قبلہ شاہ صاحب کو تحائف سے نوازا اور اپنی خصوصی دعاؤں سے نوازا۔ دل تو واپسی کے لئے نہیں چاہ رہا تھا لیکن تنگی وقت آڑے تھا۔ جس کے لئے حضرت صاحب سے واپسی کی اجازت لی اور گاڑی میں سوار ہو کر لنک روڈ سے ہوتے ہوئے ڈیرہ اسماعیل خان اور پھر راولپنڈی کے لئے روانہ ہوئے۔ آج کے اس روحانی سفرِ زیارات میں ہم نے تقریباً ٨٠٠ کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا لیکن یہ سارے کا سارا سفر ایک بزرگ شخصیت کی زیارت کے لئے تھا جس کی وجہ سے ہمیں تھکاوٹ کا احساس تک نہ ہوا۔

دربارِ عالیہ سدرہ شریف کی مزید معلومات اور حضرت صاحب کے خطابات سننے کے لئے دربار شریف کی ویب سائٹ دیکھی جا سکتی ہے۔ ایڈریس درج ذیل ہے: www.sidrasharif.com



☆ 17 فروری بروز جمعرات 2011ء ظفر حسین شاہ (برادر مشتاق حسین شاہ قریشی) چک کھسر جھنگ

☆ 20 فروری بروز اتوار 2011ء محمد احسن ولد محمد جاوید خان (شاہدرہ لاہور)

☆ 27 فروری بروز اتوار 2011ء مہر حق نواز صاحب۔ چک بھروآنہ (سابق ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر 175)

☆ 5 مارچ بروز ہفتہ 2011ء مائی سوبی بی (ہمشیرہ چوہدری اللہ دتہ طور) منگانی شریف جھنگ

☆ 11 مارچ بروز جمعہ 2011ء محمد شاہد ولد بشیر حسین (محلہ شفقت آباد منڈی بہاؤالدین)

☆ 7 اپریل بروز جمعرات 2011ء میاں سلطان (برادر میاں اللہ دتہ حجام) موضع حویلی لال جھنگ۔

☆ 17 اپریل بروز اتوار 2011ء محمد اقبال لنگاہ (موضع گودارہ ڈائنہ موڑ جھنگ)

☆ 24 اپریل بروز اتوار 2011ء والدہ جاوید اقبال (بخشی والہ گجراں موضع سروآنہ جھنگ)

☆ 2 مئی بروز پیر 2011ء کبریٰ رفیق والدہ محمد عمران (جسوکی گجرات)

☆ 2 مئی بروز پیر 2011ء والدہ حفیظ الرحمٰن ولد محمد علی ہراج (بھتیجی مہر عبدالمجید ہراج) موضع حویلی لال جھنگ

☆ 7 مئی بروز ہفتہ 2011ء ممتاز حسین درویش ولد میاں ہستہ (برادر میاں اللہ داد، چک نمبر 175 جھنگ)

(اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کی بخشش و مغفرت فرمائے آمین)

نوائے تحسین

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری

مجلہ "آئینہ کرم" (شمارہ ٢٩) منگانی شریف (قادری دربار) جھنگ

ربیع الاول ١٤٣٢ھ ------ فروری ٢٠١١ء

زیرِ ادارت: حضرت ابوالحسن پیر محمد طاہر حسین قادری زید مجدہٗ

ناظمِ اعلیٰ: مرکزی حضرت پیر سید رفاقت علی شاہ قادری مدظلہ العالی

صفحات: ٨٤ بالفاظ بحساب ابجد "زیبِ جاوداں" "بے بدل اجالا"

٨٤ ٨٤

صفحات: ٨٨ مع ٹائیٹل صفحات اندرونی و بیرونی

بالفاظ بحساب ابجد "اوجِ اولیائے ودود" "زجاجۂ اوسیوی"

٨٨ ٨٨

قطعۂ تاریخ (سالِ اشاعت)

"تاباں خورشیدِ خوب ضیا"

٢٠١١ء

"کرم کا آئینہ" لائقِ نظر ہے — یہ خوش بخت ہے میرا اوجِ قسمت
محاسن کا مرقع ہے یہ باطن — یہ ظاہر انتہائی خوب صورت
مضامین اس کے بے حد روح پرور — مواد اس کا ہے جاں افروز نہایت
بلحاظ اس میں ہے توحیدی بھی شامل — رسالت کی بھی ہے اس میں حلاوت
شریعت کے معارف اس میں موجود — ہیں مرقوم اس میں احوالِ طریقت
خدا کے اولیاء کا حق فزا ذکر — بڑھائے اس کے ہر صفحے کی زینت
نمایاں اس کے اوراقِ حسیں سے — تجلی ہائے "خورشیدِ حقیقت"
اسے چاہیں گے اہلِ علم و دانش — سراہیں گے اسے اہلِ محبت
جہانِ فقر و عرفاں کا ہے اعزاز — نفاست اس کی خوبی اس کی ندرت
اسے دل میں جگہ دیں گے وہ جن کو — خدا کے اولیاء سے ہے عقیدت
ہویدا ہے بخوبی اس سے لاریب — "کرم" کے روئے دل آرا کی طلعت
یہ مظہر اور ظاہر کا ہے بے شک — گلابِ باغِ عرفان و بصیرت
خدا اس کا بڑھائے ذوق و شوق اور — یہ ہے نقشِ نیازِ شہ رفاقت
وفا کا "جاں نثاری کا" ادب کا — نمونہ ہے وہ مردِ پاک طینت
یہ دربارِ کرم، مرکز ہدیٰ کا — رہے یارب قیامت تک سلامت
حوادث سے رہے محفوظ ہر آن — یگانہ مرکزِ رشد و ہدایت
صحیفہ پُر معارف اس کی تاریخ — ہے "ماہِ خوبی بزمِ طریقت"

١٤٣٢ھ